شہ پارے

آج اسلام پھر ارضِ مغرب کے وساوس و شکوک کے اندھیرے میں گھرا جا رہا ہے۔ اسلامی اقوام کے جن خاندانوں کا تعلق مغربی تہذیب سے ہو رہا ہے بتدریج ان میں اللہ کی کتاب اور اپنے رسول کے "پیغام" سے ارتداد پیدا ہو رہا ہے۔ وسطانی دور کے ارتداد میں چونکہ اسلام سیاسی طور پر قوموں کے مقابلہ میں برتری حاصل کیے ہوئے تھا اس لیے جیسا کہ میں نے کہا ہے' اس ذہنی ارتداد اور باطنی بغاوت نے مسلمانوں کے "ظاہر" کو کم متاثر کیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے "ارتداد" کا جو دور مغرب کے اثر سے اب شروع ہوا ہے' اس وقت بدبخت مسلمان اپنے سیاسی تفوق کو بھی کھو بیٹھے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت جو "ارتداد" باطن میں پیدا ہوتا ہے' کچھ دن تو سوسائٹی کے دباؤ سے اندر ہی دبا رہتا ہے لیکن جیسے جیسے خاندانوں کا تعلق اپنے قبیلہ سے کمزور ہوتا جاتا ہے۔ سوسائٹی کی گرفت ڈھیلی پڑتی جاتی ہے اور مغربی قوت سے ان کو نزدیکی حاصل ہوتی جاتی ہے' اسی نسبت سے یہ "ارتداد" اندر سے نکل نکل کر باہر آ رہا ہے۔ مغربی طرز کے اسکول و مدارس "ارتداد" کی اس آگ کو ہوا دینے میں سب سے زیادہ اس وقت معاون و مددگار ہیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کا آخری انجام کیا ہے۔ صرف ختمِ نبوت کی واقعیت اور اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ کا وعدہ یاس کی گھڑیوں میں "امید" کی خنکی پہنچا رہا ہے۔ ورنہ واقعات کی جو رفتار ہے اس سے درد والوں کے دل پگھل رہے ہیں' جگر کے ٹکڑے اڑ رہے ہیں۔ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

(مناظر احسن گیلانی' تقریظ و انتقاد بر "فتنہ ارتداد اور مراۃ المثنوی" ماہنامہ ترجمان القرآن' جلد ۴' نمبر ۲' ص ۷۷' صفر ۱۳۵۳ھ' جون ۱۹۳۴ء)